International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024
pp:911 - 937

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

قوانین توہین صحابہ کرام، ایک تاریخی جائزہ

The Laws on the Defamation of the Companions of the Prophet: A Historical Review

Muhammad Ajmal Bhatti
Ph.D. Scholar - Institute of Islamic Studies,
University of the Punjab, Lahore, Pakistan.
Dr. Hafiz Hassan Madani
Associate Professor, Institute of Islamic Studies,
University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

Abstract

The laws surrounding the defamation of revered figures, particularly the Companions of Prophet Muhammad (PBUH), have evolved significantly across different cultures and legal systems. This study provides a comprehensive historical review of how various societies have dealt with the issue of defaming important personalities. The analysis covers both Islamic and non-Islamic contexts, highlighting how respect for prominent figures is legally and socially enforced. In many countries, laws are in place to protect the honor of national heroes, leaders, and esteemed personalities. For example, in Bahrain, the defamation of the king is punishable by imprisonment and fines, while in Saudi Arabia, similar offenses can result in substantial fines and severe penalties. These laws reflect a broader principle of safeguarding the dignity of key figures within a nation. Similarly, Western countries, including the UK, have strict protocols for protecting the dignity of the monarchy, while the Pope enjoys a unique status in Catholic countries, with specific guidelines for interaction and respect. These measures demonstrate a universal recognition of the importance of maintaining respect for revered figures. The study emphasizes that the principles of honor and respect for significant individuals are not limited to specific cultures but are a widespread aspect of legal and societal norms. The protection of the Companions of Prophet Muhammad (PBUH) in Islamic tradition is a testament to the broader human values of respect and honor.

Keywords: Defamation, Companions, Legal Protection, Historical Review, Respect for Figures

CC BY

تعارف موضوع

دنیا کے تمام ممالک میں ان کا دستور اور آئین نافذ ہے۔ ریاستی امور چلانے، امن وامان، بنیادی انسانی حقوق، آزادی رائے، انسانی عقائد و نظریات اور اقلیات کے حقوق و فرائض ہر چیز طے ہے اور اسی کے مطابق اہل وطن زندگی گزارتے ہیں۔ ہر ملک کے کچھ ہیروز ہیں، کچھ قابل احترام شخصیات ہیں، کچھ ایسے بے مثال خدمت گزار ہیں جن کی بدولت ان کے ملک نے ترقی کی، اور آج نئی نسل ان کے تعمیر کردہ ملک میں خوش حال زندگی گزار رہی ہے۔ کوئی بھی ملک ان ہیروز، مثالی اور قابل احترام ہستیوں کی توہین کی اجازت نہیں دیتا۔ کوئی بھی ملک انسانی حقوق کے نام پر یا آزادی رائے کے نام پر اپنے ملک کے بزرگوں کی پگڑیاں اچھالنے کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ کوئی بھی شخ ان شخصیات کے بارے میں کچھ نازیبا کلمات کہے، لکھے یا اشاروں میں ان کی توہین کرے تو اس ملک کا قانون فوراً حرکت میں آتا ہے اور اس شخص کو سبق سکھا دیا جاتا ہے اور باقی اس جیسوں کے لیے عبرت بنا دیا جاتا ہے۔ مثلاً

مسلم ریاستوں کے بادشاہوں اور ولی عہدوں کی عزت واحترام بھی بہت ضروری ہے۔ کسی بھی مملکت کا قانون آپ کو اجازت نہیں دے گا کہ آپ ان کے بادشاہ یا اس کے ولی عہد کی توہین کریں۔ بحرین نے 1976 میں ایک قانون پاس کیا کہ جو شخص ان کے بادشاہ کی اہانت کرنے پر 7 سال قید اور 20 ہزار دینار جرمانہ تک کی سزا ہو گی۔ [1]

سعودی عرب کے بادشاہ یا اس کے ولی عہد کی اہانت پر 10 ملین ریال جرمانہ ہو گا، اور اگر یہ جرم دوبارہ کیا گیا تو جرمانہ ڈبل بھی ہو سکتا ہے۔ سعودی عرب نے 17 نکات پر مشتمل ایک قانون ذرائع ابلاغ کے لیے بنایا ہے۔ جس میں بادشاہ یا اس کے ولی عہد یا مملکت کے بارے میں توہین آمیز پروگرام نشر کرنے، یا میسج ریلیز کرنے پر یہ سخت سزا دی جائے گی، کمپنی کا لائسنس منسوخ کر دیا جائے گا اور بھاری جرمانہ بھی ہو گا۔ [2]

اسی طرح کے قوانین عرب ممالک جیسے اردن، کویت، عمان، مصر وغیرہ میں بھی موجود ہیں، جہاں بادشاہ یا صدر یا وزیر اعظم کی توہین کرنے پر قید کی سزا اور جرمانے کی سزائیں دی جاتی ہیں۔ [3]

ملکہ بریطانیہ اور اس کا خاندان، انگلستان والوں کے لیے بڑا محترم اور مقدس ہے۔ کوئی شخص انکے بارے میں کچھ کہے تو انگلستان کا قانون اس شخص کے چند لمحوں میں عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس نے ان کی محترم ہستی کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور یہ بات انھیں گوارا نہیں ہے۔ حکومت انگلستان نے ملکہ اور ان کے خاندان کے لیے خصوصی پروٹوکولز بنائے ہیں جن کا احترام ہر شہری کے لیے ضروری ہے۔ ملکہ اور اس کے خاندان کو ملنے کے آداب ہیں، ان سے بات چیت کے آداب ہیں، ان کی مجلس میں آنے اور جانے کے آداب ہیں۔ ملکہ کو ملتے وقت جھک کر سلام کیا جائے گا، ملکہ سے مختصر سی بات ہو سکتی ہے، طویل سوال وجواب کی اجازت نہیں ہے، کوئی شخص ملکہ کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ وغیرہ

ہم دیکھتے ہیں کہ انگلستان میں خصوصی تقریبات میں جب دنیا بھر سے مہمانوں کی آمد ہوتی ہے تو انھیں ان آداب و اخلاق کی باقاعدہ ٹریننگ دی جاتی ہے۔ ہر شخص کو نہ ملنے کی اجازت ہے نہ بات کرنے کی۔(4)

اگر ہم یورپ کی عیسائی ریاستوں کو دیکھیں تو وہاں پوپ کا ایک منفرد مقام و مرتبہ ہے۔ اس کی ذات عیسائیوں کے لیے بہت معتبر ہے۔ اس کی شخصیت کے تحفظ کے لیے بھی پروٹوکولز ہیں۔ اسے ملتے ہوئے آپ کو زبان ہلانے کی بھی اجازت نہیں ہے حتیٰ کہ پوپ آپ کو مخاطب کرے، اور جب وہ آپ کو مخاطب کرے تو آپ نے "Your Holiness" جناب محترم! جناب عالی!" کہہ کر مخاطب کرنا ہے۔ آپ اگرچہ عیسائی ہیں تو بھی خیال رہے کہ پوپ کو ٹچ کرنا جرم ہے، اور اگر آپ کیتھولک عیسائی ہیں تو پوپ کی اجازت ملنے پر آپ اس کی انگوٹھی یا ہاتھ چوم سکتے ہیں۔ پوپ سے ملتے وقت بے جا سوالات کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اور کسی قسم کی توہین آمیز گفتگو یا ریمارکس کا تو سوچا بھی نہیں جا سکتا۔(5)

اس مختصر سے جائزے سے معلوم ہوا کہ دنیا بھر میں اپنے اکابر کی عزت کرنے کے قوانین موجود ہیں۔ کسی بھی ملک کے اکابرین اور معتبر شخصیات کی توہین ناقابل معافی جرم سمجھا جاتا ہے۔ اور ایسے مجرموں کے لیے بھاری جرمانے اور قید و بند کی سزائیں ہیں۔ حتیٰ کہ جمہوری ممالک میں بھی وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ اور دیگر حکومتی شخصیات کا پروٹوکول ہے۔ اور اس کا ہر حال میں خیال رکھا جاتا ہے۔ اور ان حضرات کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو موقع پر مزہ چکھا دیا جاتا ہے۔

چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسلام کے اولین ہیروز ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلص ترین جانثار ہیں، آپ کے دل کے قریب رہنے والے دوست ہیں، اسلام اور مسلمانوں کے لیے ان کی خدمات بے مثال اور لازوال ہیں، اگر اس جانباز طبقے کی مخلصانہ کوششیں نہ ہوتیں تو آج دینا کے کونے کونے میں اسلام کا پرچم نہ لہر رہا ہوتا۔ اگر یہ ہستیاں اور ان کا ایمان و یقین نہ ہوتا تو شاید آج ہم بھی نہ مسلمان ہوتے، نہ ہم قرآن پڑھ رہے ہوتے اور نہ رب جلیل کو ماننے والوں کی یہ عظیم جماعت ہوتی ۔اس لیے ان اکابرین کی عزت واحترام اور شرف منزلت کے لیے شریعت نے کچھ قوانین دیے ہیں، جن کا پاسداری ضروری ہے۔ اور اگر کوئی روسیاہ ان پاکباز ہستیوں پر بونکنا شروع کر دے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کے اہل بیت کی توہین کرنے لگے یا آپ کی ازواج مطہرات کے خلاف زبان درازی کرنے لگے تو اس کے لیے تاریخ کے ہر دور میں قوانین موجود رہے ہیں جن کے مطابق ان کو فوری اور سخت ترین سزائیں دی جاتی ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ تاریخ میں توہین صحابہ رضی اللہ عنہم کرنے والوں کو کیا کیا سزائیں ملیں اور ان بدبختوں کا کیا انجام ہوا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجمالی تعارف

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقدس گروہ کا تعارف کراتے ہوئے خالق کائنات کا فرمان ہے:

﴿مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا

سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴾[6]

"محمد اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں تم جب دیکھو گے اُنہیں رکوع و سجود، اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طلب میں مشغول پاؤ گے سجود کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں جن سے وہ الگ پہچانے جاتے ہیں یہ ہے ان کی صفت توراۃ میں اور انجیل میں اُن کی مثال یوں دی گئی ہے کہ گویا ایک کھیتی ہے جس نے پہلے کونپل نکالی، پھر اس کو تقویت دی، پھر وہ گدرائی، پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے تاکہ کفار ان کے پھلنے پھولنے پر جلیں اِس گروہ کے لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں اللہ نے ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔"

نبی کے پیروکار، مددگار، ساتھیوں اور اعوان کو انصار، حواری اور صحابہ کہا جاتا ہے۔ سید الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کے انصار و حواری کو صحابہ کہا جاتا ہے۔ ان کی شاندار خدمات، خوشبودار ایمان اور بے مثال جانثاری کی بدولت اللہ کریم عزوجل نے انھیں تاقیامت آنے والے مومنوں کے لیے ایمان کی کسوٹی قرار دیا ہے۔ انہیں راہ راست پر چلنے والے کامیاب وکامران ہستیاں کہا ہے۔ انھیں حقیقی مومن ہونے کا اعزاز عطا کیا ہے۔ انھیں سچے باوفا اور ایمان دار فرمایا ہے۔ اپنی خوشنودی اور رضا کے سرٹیفکیٹ عطا فرمائے ہیں۔ اپنے مال اور جانیں محبوب الٰہی کے لیے نچھاور کرنے والوں کے لیے اپنی بخشش اور رزق کریم کا وعدہ کیا ہے۔ انھیں بہترین، سچے اور باوفا مددگار قرار دیا ہے۔ انھیں بہترین راہنما فرمایا ہے جو امت کی قیادت کریں گے۔ انھیں باہم محبت کرنے والے اور اسلام و مسلمانوں کے لیے ایثار و قربانی کے مینار قرار دیا ہے۔ انھیں اپنی رحمت و فضل اور عنایات کا حقدار قرار دیا ہے۔ ان کے دلوں میں خالص ایمان و تقوی کو چیک کر لیا ہے۔ انھیں اپنی رضا اور خوشنودی کے ساتھ بخشش و مغفرت عطا کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ان کے لیے نعمتوں سے لبریز باغات و محلات کا اعلان کیا ہے۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور وہ ان نعمتوں والے باغات و محلات میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نازونعمت کی زندگی گزاریں گے۔

صحابی کی تعریف

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ) میں کہتے ہیں کہ صحابی کی سب سے صحیح تعریف جو مجھے معلوم ہوئی وہ یہ ہے:

"الصحابی من لقی النبی ﷺ مؤمناً به ومات علی الإسلام، فیدخل فیمن لقیه من طالت مجالسته له أوقصرت، ومن رویٰ عنه أو لم یرو، ومن غزا معه أو لم یغز، ومن رآه رؤیة ولو لم یجالسه، ومن لم یره لعارض کالعمیٰ ویخرج بقید الإیمان من لقیه کافراً ولو أسلم بعد ذلك إذا لم یجتمع به مرة أخری." [7]

"صحابی وہ شخص ہے جس نے ایمان کی حالت میں نبی کریم ﷺ سے ملاقات کی ہو اور حالت ایمان ہی میں اس کی وفات ہوئی ہو۔ تو اس تعریف کی رو سے ہر وہ شخص صحابی ہے جس نے نبی کریم ﷺ سے ملاقات کی ہو خواہ اس کی مجلس طویل ہو یا مختصر، اس نے آپ ﷺ سے روایت کی ہو یا نہ کی ہو، اس نے آپ ﷺ کی معیت میں جہاد کیا ہو یا نہ کیا ہو، اور جس نے ایک بار آپ ﷺ کی زیارت کی ہو اگرچہ آپ ﷺ کی مجلس میں نہیں بیٹھا، اور جو کسی معذوری کی بنا پر آپ کو نہ دیکھ سکا۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق اہل سنت والجماعت کا عقیدہ

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ اور ایمان یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صحبت نشینی کے شرف اور اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنی جانیں اور مال قربان کرنے کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا فرض ہے، ان کے لیے دعائے خیر کرنا واجب ہے۔ صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا اور ان سے نفرت وبغض رکھنا حرام ہے۔ اہل سنت ان کے جنتی ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ثقہ عادل اور قابل اعتماد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان جماعت کے لیے دعائیں کرنے والوں کو بھی اپنے انعامات سے نوازنے کا وعدہ کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَالَّذِینَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِینَ سَبَقُونَا بِالْإِیمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِینَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِیمٌ﴾ [8]

" (اور مال فے ان لوگوں کے لیے بھی ہے) جو اِن اگلوں کے بعد آئے ہیں، جو کہتے ہیں کہ "اے ہمارے رب، ہمیں اور ہمارے اُن سب بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لیے کوئی بغض نہ رکھ، اے ہمارے رب، تو بڑا مہربان اور رحیم ہے"

اس آیت کی تفسیر میں عروہ رحمۃ اللہ علیہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں:

"يَا ابْنَ أُخْتِي أُمِرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لأَصْحَابِ النَّبِيِّ -ﷺ- فَسَبُّوهُمْ."[9]

”اے میرے بھانجے لوگوں کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اصحاب محمد ﷺ کے لیے دعائے بخشش و مغفرت کریں مگر لوگوں نے انھیں برا بھلا کہنا شروع کر دیا“

اور نبی کریم ﷺ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے، آپ نے ارشاد فرمایا:

«لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي . فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ»[10]

”میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!! اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو وہ ان میں سے کسی کے خرچ کیے ہوئے ایک مد یا نصف مد تک بھی نہیں پہنچتا۔“

اور اہل سنت والجماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ان تمام فضائل و مناقب کو تسلیم کرتے ہیں جو قرآن و سنت اور اجماع امت سے ثابت ہیں۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و شان

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ عظیم ہستیاں ہیں جنہوں نے رسول اکرم ﷺ کی مجالس میں حاضری کا شرف حاصل کیا، آپ کی زبان مبارک سے الہامی تعلیمات سننے اور آپ سے تربیت پانے کی سعادت حاصل کی۔ تعلیمات نبوی پانے کے بعد ان پر دل وجان سے عمل کر کے دکھایا۔ نبی کریم ﷺ کے ایک اشارے پر اپنا مال اور جانیں نثار کر دیں۔ ان پاکباز شخصیات کے لازوال قربانیوں کے باعث اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی رضا، خوشنودی اور جنت عطا کرنے کا اعلان کیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللَّهِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ- يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ﴾[11]

”اللہ کے ہاں تو انہی لوگوں کا درجہ بڑا ہے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اس کی راہ میں گھر بار چھوڑے اور جان و مال سے جہاد کیا وہی کامیاب ہیں ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسی جنتوں کی بشارت دیتا ہے جہاں ان کے لیے پائیدار عیش کے سامان ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے یقیناً اللہ کے پاس خدمات کا صلہ دینے کو بہت کچھ ہے۔“

اور ارشاد نبوی ﷺ ہے:

" لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِي لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلاَ نَصِيفَهُ "(12)

"میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو، میرے صحابہ کو گالیاں نہ دو، اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو وہ ان میں سے کسی کے ایک مد یا نصف مد کے برابر بھی نہیں ہوتا"

ان نفوس قدسیہ کے بارے میں اہل سنت کا ایمان اور عقیدہ اور دشمنان صحابہ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ صحابی کی تنقیص کر رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ زندیق اور بد دین آدمی ہے ۔کیونکہ ہمارے نزدیک اللہ کا رسول سچا ہے اور قرآن بھی برحق ہے۔اور قرآن وسنت کی تعلیمات ہم تک انھیں صحابہ کرام ﷺ کے ذریعے پہنچی ہیں۔تو وہ زندیق چاہتے ہیں کہ ہم تک شریعت کو نقل کرنے والے صحابہ کرام کو ناقابل اعتبار بنادیں تاکہ ان کے ذریعے ہم تک پہنچنے والی شریعت کو باطل اور مشکوک بنادیں۔ حالانکہ یہ لوگ خود قابل طعن و تشنیع ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن کرنے کی وجہ سے یہی زندیق اور بے دین ہیں۔"(13)

اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت والفت رکھنا ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے، ان کے باہمی جھگڑوں پر خاموشی اختیار کرنا اور ان کے لیے دعائے بخشش کرنا مسلمانوں کے عقیدہ میں شامل ہے۔ان کی توہین کرنا، ان پر تنقید کے نشتر چلانا اور ان پر لعن طعن کرنا حرام ہے۔

توہین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین سے مراد ان کو برا بھلا کہنا، ان کے ایمان پر تنقید کرنا، ان پر الزام تراشی کرنا، اور ان سے نفرت وبغض رکھنا ہے، اور یہ قرآن وسنت اور اجماع امت سے حرام ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا" (14)

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور

اُن کے لیے رسوا کن عذاب مہیا کر دیا ہے۔"

وجہ دلالت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو قولی، فعلی یا بدنی اور روحانی اذیت رسانی حرام ہے، آپ کو ہر طرح کی سب شتم اور دینی یا دنیاوی اہانت حرام ہے۔ اسی طرح ہر وہ اذیت جو آپ کو اذیت رسانی کا سبب بنے وہ بھی حرام ہے، اور چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اذیت دینا خود نبی کریم ﷺ کو اذیت دینا ہے، صحابہ کو گالی دینے سے بڑھ کر کیا اذیت دی جائے گی؟ لہٰذا صحابہ کرام کو اذیت دینا بھی حرام ہوا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے

" الله الله في أصحابي الله الله في أصحابي لا تتخذوهم غرضا بعدي فمن أحبهم فبحي أحبهم ومن أبغضهم فببغضي أبغضهم ومن آذاهم فقد آذاني ومن آذاني فقد آذى الله ومن آذى الله فيوشك أن يأخذه " (15)

"میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا، میرے بعد انھیں ہدف تنقید نہ بنانا، تو جس نے ان سے محبت کی تو اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی، اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض رکھا، اور جس نے انھیں اذیت دی تو بلاشبہ اس نے مجھے اذیت دی، اور جس نے مجھے اذیت دی تو بے شک اس نے اللہ کو اذیت دی، اور جس نے اللہ کو اذیت دی تو قریب ہے کہ وہ اسے پکڑ لے گا۔"

نیز ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ , وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ " (16)

"جس نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے"

اس حدیث کی دلالت بالکل واضح ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سب و شتم کرنے والا لعنتی ہے۔ اللہ کی رحمت سے محروم ہے، جنت میں ابرار کی منازل سے دور ہے۔

مفسر قرآن سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"اصحاب محمد ﷺ کو گالیاں مت دو، ان میں کسی ایک کا نبی کریم ﷺ کے ساتھ گزرا ہوا ایک لمحہ بھی تمھاری چالیس سال کی عبادت سے بہتر ہے۔"(17)

توہین صحابہ رضی اللہ عنہم کا تاریخی جائزہ

ہم جب تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والے مخلص مسلمانوں کی کمی نہیں ملتی جبکہ گستاخان صحابہ کی بد بختی کی ہر دور میں وہ بھی موجود رہے ہیں۔ ہر دور میں ان کے ساتھ خصوصی طور پر نپٹا گیا اور

انھیں سزائیں ہوئیں اور کبھی تو عرش والے رب العالمین کو اتنا غصہ آیا کہ دشمن صحابہ کو عبرت کا نشان بنا دیا۔

آیئے دیکھتے ہیں کچھ تاریخی مناظر:

خیر القرون میں توہین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قوانین

واقعہ افک میں جن مسلمانوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام تراشی میں حصہ لیا تھا انھیں باقاعدہ تہمت کی حد لگائی گئی، انھیں اسی اسی کوڑے لگائے گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"جب میری عذر آسمان سے نازل ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور میری براءت میں نازل شدہ قرآن پڑھا، پھر جب آپ منبر سے نیچے اترے تو دو مردوں اور ایک عورت حد قذف لگائی۔"[18]

صحیح مسلم کی روایت میں ان تینوں کے نام بھی موجود ہیں: مسطح، حمنہ اور حسان رضی اللہ عنہم۔[19]

منافقوں کے سردار کے بارے میں اختلاف ہے کہ اسے بھی 80 کوڑے لگائے گئے یا نہیں؟

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن ابی کو بھی 80 کوڑے لگائے گئے تھے۔ پھر فرماتے ہیں کہ راجح یہ ہے کہ اسے کوڑے نہیں لگائے تاکہ اس کا گناہ باقی رہے اور آخرت میں دردناک عذاب کا مستحق ہو۔[20]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں گستاخی کرنے والے کے ساتھ ایسا ہی سلوک جاری رہا۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی باہمی تلخ کلامی ہوئی تو معاملہ عفو و درگزر سے حل کر دیا گیا۔ یا اگر صاحب الفضل کے حق میں گستاخی ہوئی تو کم مرتبے والے صحابی کو نبوی ڈانٹ سننا پڑی۔ اور اگر صحابہ کی شان میں گستاخی کرنے والا غیر مسلم تھا اور اس کی تکلیف حدود سے تجاوز کرنے لگی، نیز اس کے دیگر کئی جنگی جرائم بھی تھے تو اسے قتل کر دیا گیا۔ اور اگر صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنے والے منافق تھے تو انھیں اللہ تعالیٰ نے سخت وارننگ دی اور شدید ڈانٹ پلائی تا آنکہ وہ اپنی ان حرکتوں سے توبہ تائب ہو گئے۔ اور جنھوں نے توبہ نہیں کی ان کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا گیا کہ وہ کل قیامت کے روز ان سے خود ہی نپٹ لے گا۔

خلفائے راشدین کے دور میں توہین صحابہ رضی اللہ عنہم کے قوانین

خلفائے راشدین کے ادوار حکومت میں اگر کوئی شخص کسی بھی صحابی کی توہین کرتا، یا ان کی گستاخی کا مرتکب ہوتا یا انھیں برا بھلا کہا جاتا تو اسے سخت ڈانٹ پلائی جاتی اور سخت سزا دی جاتی، جیسا کہ درج ذیل واقعات سے ظاہر ہوتا ہے:

1. سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سخت ناروا باتیں کیں، تو وہ شدید غضبناک ہو گئے، سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کہا: خلیفۃ المسلمین! آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس گستاخ کی

گردن اڑادوں۔ یہ سننا تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا غصہ ایک دم ٹھنڈا پڑ گیا۔ پھر وہ وہاں سے چلے گئے۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انھیں واپس بلایا اور پوچھا: تم نے کیا کہا تھا؟ تو انھوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! اگر آپ مجھے حکم کرتے تو میں اس کی گردن اتار دیتا۔ اس پر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمھارا بھلا ہو ابو برزہ! یہ اختیار صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔(21)

2. سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک صحابہ کی شان میں گستاخی کرنے والے کی سزا: "سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ گستاخی کرنے والے کو 200 کوڑے لگائے، اور ان کے بیٹے عبید اللہ نے سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی زبان کاٹنے کا ارادہ کیا، اس پر دیگر صحابہ کرام نے معاف کرنے کا کہا تو فرمایا: مجھے چھوڑو، میں اپنے بیٹے کی زبان کاٹ دوں تاکہ میرے بعد کسی کو جرأت نہ ہو کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر سکے۔"(22)

تابعین کے دور میں توہین صحابہ رضی اللہ عنہم کے قوانین

تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم کے دور مبارک میں اگر کوئی شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں زبان درازی کرتا، ان پر تنقید کرتا تو اسے سرزنش کی جاتی اور اگر اس کی زبان درازی الزام تراشی اور سب وشتم تک پہنچ جاتی تو انھیں سخت سزا بھی دی جاتی۔

عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ بڑی نرم طبیعت کے مالک تھے، عفو و درگزر سے کام لینے والے خلیفہ راشد تھے، امام عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند ابراہیم بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں:

> "میں نے عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کو کسی انسان کو مارتے ہوئے نہیں دیکھا، سوائے ایک شخص کے کہ جس نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالی دی تو اسے کوڑے مارے۔"(23)

محدثین کے استاد جناب معافی بن عمران رحمۃ اللہ علیہ سے سوال پوچھا گیا: معاویہ اور عمر بن عبد العزیز میں سے کون افضل ہے؟ تو وہ شدید ناراض ہو گئے اور سائل سے کہا: کیا تم ایک صحابی کا مقابلہ تابعی سے کرتے ہو؟ معاویہ رضی اللہ عنہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی، آپ کے سسرالی رشتہ دار، کاتب وحی اور اللہ کی وحی کے بارے میں امانت دار ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں:

> "میرے لیے میرے صحابہ اور میرے قرابت داروں کو برا بھلا مت کہو، تو جس نے انھیں برا بھلا کہا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے، اس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔"(24)

نیز فرمایا:

> "معاویہ رضی اللہ عنہ عمر بن عبد العزیز جیسے 600 لوگوں سے افضل ہیں۔"(25)

تبع تابعین کے دور میں توہین صحابہ رضی اللہ عنہم کے قوانین

تبع تابعین کے دور میں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت و ناموس کی حفاظت کا خاطر خواہ اہتمام کیا گیا ہے۔ ائمہ محدثین اور

فقہائے عظام نے اپنے فتاوی کے ذریعے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت وناموس کے تحفظ کو ممکن بنایا، اور گستاخی کرنے والے بد نصیبوں کو اس جرم سے ڈرایا اور انھیں ہدایات دیں۔

آیئے اس کی چند مثالیں لیتے ہیں:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے شاگرد امام ربیع کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں کسی بحث وتکرار کا حصہ نہ بننا، کل تمھارے مد مقابل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔"(26)

نیز فرماتے ہیں:

"میرے خیال میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنے میں لوگوں کی آزمائش اس لیے ہوئی ہے تاکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل ختم ہونے کے بعد بھی ان کو اللہ تعالیٰ اجر وثواب میں اضافہ عطا کرتا رہے۔"(27)

امام ابوداود سجستانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب زنادقہ کے لیڈر شاکر کو ہارون الرشید کے سامنے پیش کیا گیا تاکہ اس کا سر قلم کیا جائے تو ہارون الرشید نے اس سے پوچھا:

"مجھے بتاؤ کہ تمھارے پاس جب کوئی طالب علم آتا ہے تو تم اسے سب سے پہلے رفض (شیخین ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی شان کا انکار) اور تقدیر کے مسائل ہی کیوں سکھاتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: شیخین کی فضیلت کا انکار اس لیے سکھاتے ہیں کیونکہ ہم اسلام کے ناقلین پر طعن کرنا چاہتے ہیں تاکہ جب ناقلین مجروح ہو جائیں گے تو ان کا نقل کیا ہوا اسلام خود بخود مجروح ہو جائے گا۔ اور ہم اسے تقدیر کے مسائل اس لیے سکھاتے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ بندوں کے کچھ مسائل کو اللہ کی تقدیر سے نکال دیں، جب کچھ مسائل اللہ کی تقدیر سے نکل گئے تو ممکن ہے کہ سارے مسائل ہی کو کہہ دیا جائے کہ یہ اللہ کی تقدیر میں نہیں تھے۔(28)

قرونِ وسطیٰ کے مسلم ادوارِ حکومت میں توہین صحابہ کے قوانین

تمام اہل سنت والجماعت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی معاملات اور اختلافات کا فیصلہ کوئی تاریخی مسئلہ نہیں ہے بلکہ ایمان وعقیدے کا مسئلہ ہے، وہ ان تمام مشاجرات کے باوجود عادل وصادق اور ثقہ ہیں، اور امت کے سر خیل ہیں۔ ان کے باہمی مسائل کی وجہ سے کسی کو ہدف تنقید بنانا، برا بھلا کہنا یا انھی سب وشتم کا نشانہ بنانا، سخت گناہ ہے۔ اہل ایمان کو ان سب کے لیے دعا گو رہنا چاہیے اور ان کے لیے ادب واحترام کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

ذیل میں کتب تواریخ سے کچھ حوالہ جات پیش کیے جائیں گے کہ مسلم حکمرانوں کے ادوار میں ناموس صحابہ کا کس قدر

اہتمام کیا گیا اور اس کی حفاظت کے لیے کیا کیا آداب و قوانین بنائے گئے۔ مسلم حکمرانوں نے خود بھی اور اپنی رعایا کو بھی اس بات کا پابند بنایا کہ ان عظیم ہستیوں کے خلاف کوئی شخص زبان درازی نہ کرے۔ اور اگر کسی نے سوئے باطن کا اظہار کیا توان کے ساتھ کس قدر سختی سے نپٹا گیا۔

عہد اموی میں توہین صحابہ رضی اللہ عنہم کے قوانین (41ھ-132ھ)

عہد بنو امیہ سن 41ھ میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد سے شروع ہوتا ہے اور مروان بن محمد کی حکومت کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ عہد بنو امیہ اسلامی تاریخ میں علم و عمل، فتوحات، مسلمانوں کی ترقی اور شان و شوکت کا دور ہے۔ البتہ اس دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تنقید کرنے کا رواج بد موجود تھا، جسے خلیفہ راشد عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور میں ختم کیا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں تاریخ کے صفحات میں ان کی گستاخیوں کے کئی واقعات درج ہیں:

امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب المحلی میں لکھتے ہیں:

> ”حجاج اور اس کے خطباء سیدنا علی اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیتے تھے، گالیاں دینے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔“(29)

نیز فرماتے ہیں:

> ”بنو امیہ (مروان اور اس کے پیروکاروں) نے خطبہ عید نماز سے پہلے دینا شروع کر دیا تھا، کیونکہ لوگ نماز پڑھ کر خطبہ سنے بغیر چلے جاتے ہیں۔ اور لوگ ایسا اس لیے کرتے تھے کیونکہ خطباء بنی امیہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خطبے میں برا بھلا کہتے تھے۔ تو مسلمان ان کا خطبہ سنے بغیر نکل جاتے تھے، اور یہ ان کا حق بھی تھا، کیونکہ خطبہ سننا واجب نہیں ہے۔“(30)

اور یہ مرض پوری قوت کے ساتھ موجود تھا، تا آنکہ حضرت عمر بن عبد العزیز کی خلافت کا دور آ گیا تو انھوں نے اس رسم بد کا پوری قوت کے ساتھ خاتمہ کیا اور ایسے لوگوں کو سخت سزائیں دیں جو یہ جرم کیا کرتے تھے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے اس اہتمام کے باوجود عہد بنو امیہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سب وشتم کرنے کا جرم موجود تھا اور خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے انھیں سزائیں بھی دیں۔

ایک شخص نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تو حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اسے 30 کوڑے لگائے۔(31)

عہد عباسی میں توہین صحابہ رضی اللہ عنہم کے قوانین (132ھ-656ھ)

بنو عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ اور ان چار بڑے قبائل میں سے ایک ہیں جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آل بیت میں شمار کیا ہے۔(32)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"علماء کرام کا اتفاق ہے کہ بنو عباس اور بنو الحارث بن عبد المطلب آل محمد میں سے ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور یہ رحمت کی دعاؤں میں شامل ہیں اور خمس میں سے حصے کے مستحق ہیں۔"(33)

بنو عباس کا دور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت کرنے کا دور ہے اور دشمنان صحابہ روافض کو اس دور میں سخت سزاؤں کا سامنا کرنا پڑا حتی کہ روافض نے بنو عباس کو بھی اپنے جملہ دشمنوں میں شمار کرنا شروع کر دیا۔

خلیفہ مہدی کا عقیدہ (169ھ)

عباسی خلیفہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ المنصور المعروف "امیر المومنین مہدی" کا رافضہ کے بارے میں عقیدہ:

امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

"ابو عبد اللہ بن مصعب بیان کرتے ہیں کہ مجھے امیر المومنین مہدی نے کہا: اے ابو بکر! جو لوگ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتے ہیں، تمھارا ان کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟ تو میں نے کہا: وہ لوگ زندیق ہیں۔ تو امیر المومنین کہتے ہیں کہ میں نے کسی کو اس سے پہلے ایسے کہتے ہوئے نہیں سنا۔ تو میں نے کہا: یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کرنا چاہتے تھے مگر انھوں نے دیکھا کہ امت میں سے کوئی ان کی بات نہیں سنے گا، تو انھوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اولادوں کو ایک دوسرے کے سامنے برا بھلا کہنا شروع کر دیا، گویا کہ وہ کہنا یہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ برے لوگ تھے، کسی آدمی کے ساتھی برے ہوں تو وہ شخص خود کتنا برا ہو گا؟ تو امیر المومنین کہتے ہیں: ان لوگوں کے بارے میں میرا عقیدہ بھی وہی ہے جو تو نے ابھی بیان کیا ہے۔"(34)

امام اسفرائینی شیعہ امامیہ کے فرقوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"الکاملیہ: ابو کامل کے پیروکاروں کو کاملیہ کہتے ہیں، ان کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام صحابہ سیدنا علی کی بیعت نہ کرنے کی وجہ سے کافر ہو گئے تھے، اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ ان سے قتال نہ کرنے کی وجہ سے کافر ہو گئے تھے۔ اس فرقے کا ایک شاعر بشار بن بردہے، اس کا عقیدہ یہ تھا کہ تمام صحابہ کافر ہیں، اور شیطان نے آگ کو مٹی پر درست ترجیح دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے امیر المومنین مہدی کو توفیق دی تو انھوں نے اس شاعر اور اس کے تمام پیروکاروں کو دریائے دجلہ میں غرق کر دیا۔ یہ ان کے لیے دنیاوی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عظیم عذاب تیار ہے۔"(35)

خلیفہ متوکل علی اللہ (247ھ)

خلیفہ متوکل علی اللہ کے دور حکومت میں روافض نے سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی قبر کی پوجا شروع کر دی تھی، قبر کے گرد

مختلف عمارتیں تعمیر کر گئی تھی جو پوجا کے لیے آنے والوں کے لیے سہولت کا کام دیتی تھیں۔

لہذا خلیفہ کو جب اس پوجا پاٹ کا علم ہوا تو انھوں نے قبر پر بنا قبہ اور دیگر عمارات گرا دیں اور اعلان کرایا:

"تین دن کے بعد جو شخص ادھر دکھائی دیا، اسے زمین دوز قید خانے میں بند کر دیا جائے گا۔"[36]

نیز خلیفہ متوکل کو بتایا گیا کہ بغداد کے ایک رئیس عیسی بن جعفر سیدنا ابو بکر، عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں بکتا ہے۔ اور قاضی ابو حسان زیادی کے پاس 17 لوگوں نے اس کے اس جرم پر گواہی دے ہے۔ تو خلیفہ کا جوابی پیغام آیا، انھوں نے اپنے نائب محمد بن عبد اللہ کو حکم دیا کہ اس مجرم کو لوگوں کے درمیان سر عام سزا دی جائے، پھر اتنے کوڑے مارے جائیں کہ یہ مر جائے اور پھر اس دریائے دجلہ میں بہا دیا جائے اور اس کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھی جائے تا کہ ملحدین اور دشمنان صحابہ کو عبرت ہو۔ تو نائب خلیفہ نے اسے 1000 کوڑے لگائے حتی کہ وہ مر گیا اور اس کی لاش کو دریائے دجلہ میں بہا دیا گیا۔"[37]

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ متوکل کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"خلیفہ متوکل کے دور میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو بڑی قوت نصیب کی، حتی کہ اہل ذمہ بھی شرائط عمریہ کے پابند بنائے گئے، اور انھیں ٹیکس دینے پر مجبور کر دیا گیا، سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل سنت کو عزت ملی، اور جہمیہ اور رافضہ کا قلع قمع کر دیا گیا، اور اسی عہد میں خلق قرآن کا فتنہ بھی ختم کر دیا گیا۔"[38]

خلیفہ المقتدی بأمر اللہ (487ھ)

خلیفہ مقتدی بأمر اللہ کے دور خلافت میں اہل کرخ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ازواج مطہرات کو سب وشتم کا نشانہ بنایا۔ اہل کرخ نے چھتوں پر چڑھ کر اعلانیہ سب وشتم کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی میں سخت توہین آمیز الفاظ استعمال کیے۔ اس وقت کرخ کے باسیوں میں کوئی ایسا عالم ربانی نہیں تھا جو انھیں ان کی خرافات سے روکتا۔ جب خلیفہ کو ان کی اس حرکت کا علم ہوا تو اپنا لشکر جرار لے کر آیا اور اہل کرخ کو کوڑے لگائے اور انھیں گھروں میں قید کر دیا اور ان کے سر مونڈھ دیے۔ اور روافض کے شعائر ختم کر دیے۔[39]

امیر موسی بن عیسی بن موسی

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"ایک شخص نے کوفہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو گالیاں دی تو امیر موسی بن عیسی کو اطلاع دی گئی۔ تو اس نے لوگوں سے گواہی طلب کی، تو ابن ابی لیلیٰ نے گواہی دی کہ انھوں نے یہ بکواس سنی ہے۔ تو امیر

موسی نے اسے 80 کوڑے لگائے اور اس کا سر گنجا کر دیا اور اسے حجاموں کے حوالے کر دیا تاکہ باقی بال بھی مونڈھ دیے جائیں۔ (40)

عہد عبیدی (فاطمی: 909-1171) میں توہین صحابہ رضی اللہ عنہم کے قوانین

مصر میں قائم ہونے والی باطنی حکومت جسے حکومت عبیدی یا عرف عام فاطمی حکومت بھی کہتے ہیں۔ یہ روافض کی حکومت ہے جسے مجوسیوں اور یہودیوں نے قائم کیا۔ مصر میں 301ھ میں عبید اللہ المہدی کے تسلط سے لے کر آخری حکمران تک اکثر زندیق تھے، اسلام سے انکا کوئی تعلق نہ تھا، بلکہ اسلامی تعلیمات کو مٹانے کی کوشش کرتے رہے، انبیاء کرام کو گالیاں دینا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنا، شراب نوشی، خود کو سجدہ کرانا، عبیدی حکمرانوں کا وطیرہ رہا۔ ان کے دور میں روافض خوب پھلے پھولے۔ اور دشمنان صحابہ کو فضا خوب راس آئی۔ جناب ابوالحسن قابسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رضی اللہ عنہم کہنے کے جرم میں اس خبیث عبید اللہ نے 4 ہزار علماء اور مشائخ کو قتل کیا۔" (41)

خلیفہ الحاکم بأمر اللہ

باطنی رافضی عبیدی خلیفہ الحاکم بأمر اللہ، جس نے رب ہونے کا دعوی کیا تھا، اس کے بارے میں حافظ ذہبی لکھتے ہیں:

"یہ بڑا عجیب وغریب خلیفہ تھا، اپنے زمانے کا فرعون تھا، ہر وقت رعایا سے نت نئے احکامات کی پیروی کراتا تھا، اس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گالیاں بکنے کا حکم دیا، مساجد کے دروازوں اور مین شاہراؤں پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں لکھوائیں اور اپنے کارکنوں اور گورنروں کو بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دینے کا حکم دیا۔" (42)

علامہ ابن تغری بردی اپنی کتاب "النجوم الزاہرۃ" میں لکھتے ہیں:

"اس نے علماء اور کاتبین کی بڑی تعداد قتل کرادی۔ مساجد اور جامعات کے دروازوں پر سن 395ھ میں سیدنا ابو بکر، عمر، عثمان، عائشہ، طلحہ، زبیر، معاویہ، اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم کے ناموں کے ساتھ گالیاں لکھوائیں۔ لیکن دو سال بعد یہ مٹوادیں۔" (43)

قرون وسطی کی مسلم رافضی حکومتوں میں توہین صحابہ رضی اللہ عنہم کے قوانین

تاریخی شواہد اس بات کی دلیل ہیں کہ قرون وسطی کی مسلم رافضی حکومتوں کے دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سب وشتم کا نشانہ بنایا جاتا رہا اور ان کی توہین کی جاتی رہی۔ شیعہ راوافض کی درج ذیل حکومتوں میں یہ جرم بلا روک ٹوک ہوتا رہا:

1. حکومت بنی بویہ (334ھ-447ھ) اس طرح تقریبا 113 سال تک ایران اور عراق میں یہ جرم جاری رہا۔

2. حکومت بنی حمدان(317ھ-394ھ)شام میں تقریباً74سال قائم رہی۔اور یہ جرم پھلتا پھولتا رہا۔

3. حکومت عبیدی اسماعیلی(297ھ-567ھ)مغرب، مصر اور شام میں 270 سال تک طویل حکومت کرنے والے اکثر و بیشتر عبیدی حکمران گستاخ صحابہ تھے، جیسا کہ ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

4. حکومت قرامطہ(310ھ-398ھ)بحرین میں تقریبا88سال حکمران رہے۔

5. حکومت حشاشین اسماعیلی(483ھ-654ھ)ایران کے علاقے قلعہ موت میں 171 سال حکمران رہے۔

6. حکومت صفوی(907ھ-1149ھ)ایران میں 242 سال تک حکمران رہے اور سب و شتم کا بازار گرم رہا۔

مذکورہ بالا تمام حکومتوں نے اپنے اپنے علاقوں میں صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنے کی نت نئی روایات قائم کیں۔ خلفائے ثلاثہ، سیدنا معاویہ اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہم کو خصوصی تنقید کا نشانہ بنایا۔ اس دور میں حکمرانوں اور عوام کی طرف سے صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کا یہ نمونہ چیک کریں:

- عبیدی خلفاء کے دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرنے کا ایک برا انداز یہ بھی تھا کہ دکانوں کے باہر دنبوں اور گدھوں کے سر صحابہ کرام کے نام لکھ کر لٹکائے جاتے تھے، جیسا کہ اس کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

عہد صفوی میں توہین صحابہ رضی اللہ عنہم

صفوی حکومت(907ھ-1148ھ)ایران میں قائم ہونے والی خالص شیعی حکومت تھی۔جو سوا دو سو سال قائم رہ۔یہ پہلی شیعی حکومت تھی جس نے باقاعدہ شیعہ مذہب کو حکومتی سطح پر رائج کیا۔صفوی خاندان ایک شیعہ خاندان تھا۔صفوی خاندان کے لوگ صوفیت کے معتقد تھے۔صفوی خاندان اردبیل کے ایک شیخ صفی الدین اردبیلی کی طرف منسوب ہے۔یہ خاندان دراصل ترکی النسل تھا۔ شیخ صفی الدین اور ان کے بیٹے صدر الدین سنی عقائد رکھتے تھے۔لیکن ان کے پوتے خواجہ علی نے شیعی مذہب اختیار کر لیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے تعلق رکھنے کی وجہ سے شیخ صفی الدین کے گھرانے کا لوگوں کا بڑا احترام تھا۔

شاہ اسماعیل صفوی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم کرتا اور یزید و معاویہ کو سب و شتم کرتا، پھر تھوڑا جری ہوا سیدنا عثمان، ابو بکر، عمر رضی اللہ عنہم پر زبان درازی کرنے لگا، پھر کچھ اور آگے بڑھا اور انھیں صراحت کا فر قرار دینے لگا، پھر اپنے عقیدے میں اور ترقی کرتے ہوئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو طعن کیا، پھر اللہ کی کتاب قرآن مجید میں تحریف کا آوازہ کسا، اور بالآخر سنی مسلمانوں کا خون بہانا اس کا مشغلہ بن گیا۔(44)

عہد عثمانیہ(1299ء-1923ء)میں توہین صحابہ رضی اللہ عنہم کے قوانین

خلافت عثمانیہ کی بنیاد عثمان بن ارطغرل نے 699ھ میں رکھی۔سلطان سلیمان قانونی کے دور پر اپنے عروج کو پہنچی۔عثمان

بن ارطغرل کے اجداد اناضول سے تعلق رکھتے تھے۔ سلطان عثمان ایک نیک دل سنی مسلمان تھا۔ نہایت نرم دل اور سخی خلیفہ تھا۔ دشمنوں کے لیے فولاد تو مسلمانوں کے لیے نرم ریشم۔ اس کے دور میں ہر طرف خیر وبرکت برستی تھی۔ اس نے عدل وانصاف سے حکومت کی حتی کہ انھیں تیسرا عمر کہا جانے لگا۔ فقراء اور مساکین کے ساتھ پیار کرتا تھا اور ان کے لیے ہر تین دن بعد دعوت کرتا تھا جس میں انھیں انواع واقسام کے کھانے پیش کیے جاتے۔[45]

خلافت عثمانیہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سب وشتم کرنے والوں کے خلاف علمائے کرام کے فتاوی بہت سخت تھے۔ ان فتاوی میں سے مفسر قرآن ابوالسعود آفندی رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی بھی ہے۔ کچھ علماء نے باقاعدہ رسائل لکھ کر رافضیوں کے عقائد کی وضاحت کی۔

شیخ الاسلام ابن کمال پاشا رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

مفتی صاحب فرماتے ہیں:

" الحمد لله العلی العظیم القوی الکریم والصلاۃ علی محمد الہادی الی صراط مستقیم وعلی آله الذین اتبعوہ فی دینه القویم وبعد:

بلاد مسلمین ومومنین میں متواتر خبریں اور اطلاعات آرہی ہیں کہ شیعہ کا ایک گروہ بہت سارے مسلمان علاقوں میں غالب آگئے ہیں اور انھوں نے اپنا باطل مذہب وہاں پر ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے امام ابو بکر، امام عمر، امام عثمان رضی اللہ عنہم کو گالیاں دی ہیں۔ انھوں نے شریعت اور اہل شریعت کا مزاق اڑایا ہے، مجتہدین کو برا بھلا کہتے ہیں۔ ان کا دعوی یہ ہے کہ مجتھدین کا مذہب پر مشقت ہے جبکہ ان کے رئیس اور قائد شاہ اسماعیل کا مذہب آسان ہے اور نہایت نفع بخش ہے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جو چیز شاہ اسماعیل نے ان کے لیے حلال کر دی ہے بس وہی حلال ہے۔ اور جسے وہ حرام قرار دے دے وہ حرام ہے۔ شان نے شراب پینا حلال کر دیا ہے۔ مختصر یہ کہ ان کے انواع واقسام کے کفریہ معاملات بلا تعداد تواتر سے ہم تک پہنچ رہے ہیں۔ تو ہم ان کے کفر اور ارتداد کوئی شک نہیں پاتے۔ اوران کا علاقہ دار الحرب ہے اور ان کے مردوں اور عورتوں سے نکاح بالاتفاق باطل ہے۔ تو ان کا ہر بچہ ولد زنا شمار ہو گا۔ اور ان کا ذبیحہ مردار ہو گا۔ اور جس نے ان کی مخصوص سرخ ٹوپی بلاضرورت پہنی تو اس کے بارے میں غالب ہے کہ وہ کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ کفر والحاد کی نشانیوں میں سے ہے۔ پھر ان کے احکام مرتدین والے ہیں۔ حتی کہ ان کے علاقوں پر غلبہ پالینے سے وہ علاقے دار الحرب کہلائیں گے اور ان کے مال اور بیوی بچے مسلمانوں کے لیے حلال ہوں گے۔ جبکہ ان کے مردوں کو قتل کرنا واجب ہے الا یہ کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ تو وہ سارے مسلمانوں کی طرح آزاد ہوں گے۔ بخلاف اس کے کہ وہ زندیق ہو تو اسے قتل کرنا واجب ہے۔ اور

اگر کوئی شخص دار الاسلام کو چھوڑ کر ان کے علاقے میں چلا جائے اور ان کا باطل دین قبول کر لے تو قاضی کو چاہیے کہ اس کی موت کا حکم نامہ جاری کرے اور اس کا مال وارثوں میں تقسیم کر دے، اس کی بیوی کا نکاح کر دیا جائے۔ یہ جان لینا بھی ضروری ہے کہ ان کے ساتھ جہاد کرنا طاقت رکھنے والے تمام مسلمانوں کے لیے فرض عین ہے۔ اوراب ہم شرعی مسائل نقل کرتے ہیں جو ہمارے ذکر کردہ احکام کی تصحیح کریں گے۔ تو ہم کہتے ہیں اللہ کی توفیق سے:

فتاوی بزازیہ میں ہے: جس نے خلافت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا انکار کیا تو کافر ہے صحیح مذہب کے مطابق۔ اور جس نے خلافت عمر رضی اللہ عنہ کا انکار کیا تو وہ اصح مذہب کے مطابق کافر ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو کافر کہنے کی وجہ سے خوارج کو کافر کہنا واجب ہے۔ فتاوی تتارخانیہ میں ہے: جس نے خلافت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا انکار کیا تو وہ صحیح مذہب کے مطابق کافر ہے۔ اسی طرح جس نے خلافت عمر رضی اللہ عنہ کا انکار کیا تو وہ اصح قول کے مطابق کافر ہے۔ اسی طرح شیخین کو سب وشتم کرنے والا بھی کافر ہے۔ اور جس نے دین اسلام میں قطعی حرام چیز کو حلال قرار دیا جیسے شراب، تو وہ کافر ہے۔ اور جس نے غیر مسلموں کی پگڑی سنجید گی کے ساتھ یا مزاق میں پہنی تو وہ کافر ہے۔ اور القنیۃ میں ہے: علم اور اہل علم کا مزاق اڑانا کفر ہے۔ اور فتاوی بزازیہ میں ہے کہ ان کے احکام مرتدین والے ہیں۔[46]

برصغیر میں توہین صحابہ رضی اللہ عنہم کے قوانین

ہندوستان میں اکثر مسلم سلطنتیں اور مغلیہ حکومت کے سربراہان اہل سنت والجماعت تھے، البتہ ملک میں کہیں کہیں شیعہ حکومتیں یا ریاستیں بھی قائم ہوئیں جن میں جون پور کی شرقی سلطنت (1394ء تا 1479ء) اور فیض آباد و لکھنؤ کی اودھ حکومتیں (1722ء تا 1858ء) زیادہ نمایاں ہوئی ہیں۔

برصغیر میں مسلم ریاستوں میں شیعہ سنی کشمکش بہت طویل تاریخی تلخ حقیقت ہے۔ شدید فتنہ وفساد برپا ہوئے جنہیں روکنے کے لیے انگریز دور میں کچھ قوانین بنائے گئے۔ برصغیر میں 1860 توہین مذہب کے قوانین بنائے گئے، ان قوانین کا مقصد یہ بیان کیا گیا:

"ہم علمائے ادیان کو تمام مذاہب کے متعلق آزادانہ بحث کا بھرپور موقع بھی دینا چاہتے ہیں اور ساتھ ہی اس بحث کی آڑ میں دانستہ اور ارادتاً کسی مذہب کی توہین کا راستہ بھی روکنا چاہتے ہیں۔ ہم کسی شخص کو اپنے پڑوسی کے مذہبی جذبات کی دانستہ توہین کی اجازت نہیں دے سکتے تاہم مشتعل بحث کے دوران ادا کیا گیا کوئی جملہ یا اپنے موقف کو درست ثابت کرنے کے لئے دی گئی کوئی دلیل کسی صورت توہین مذہب کے جرم میں نہیں شمار کی جائے گی۔"

برصغیر میں تمام قوانین کے باوجود توہین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جرم نہیں رکا تو علمائے اہل سنت نے روافض کے خلاف فتوے دیے، روافض کے خلاف کتابیں لکھیں اوران سے مناظرے کیے۔ اس دور کے چند فتاوی جات حسب ذیل ہیں:

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"کافر کی صحبت سے بدعتی کی صحبت کا فساد بڑھا ہوا ہے، تمام بدعتوں میں سے سب سے بدتر بدعتی وہ جماعت ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض رکھے، خداوند عالم قرآن پاک میں خود ان کو کافر فرماتے ہیں "لیغیظ بهم الکفار" " اللہ تعالیٰ غصے میں مبتلا کرتا ہے صحابہ کرام کو دیکھنے سے کفار کو۔"

قرآن مجید اور شریعت مطہرہ کی تبلیغ واشاعت صحابہ کرام نے کی ہے۔ اس مبارک گروہ پر طعن واعتراض لازم آتا ہے۔ قرآن حکیم کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کیا ہے۔ اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مطعون و قابل اعتراض ٹھہریں تو قرآن کو بھی غلط کہنا پڑے گا۔ (47)

فتاوی عالمگیری میں توہین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فتوی:

"رافضی اگر شیخین کو گالیاں بکتا ہے اور انھیں لعن طعن کرتا ہے تو وہ کافر ہے۔ والعیاذ باللہ۔ اور اگر وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو شیخین پر فضیلت دیتا ہے وہ کافر نہیں ہے بدعتی ہے۔ اور اگر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر زنا کی تہمت لگاتا ہے تو وہ کافر ہے، اور اگر دیگر ازواج مطہرات پر الزام تراشی کرتا ہے تو لعنت کا مستحق ہو گا لیکن کافر نہیں ہو گا، اور اگر کہتا ہے کہ حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما صحابی نہیں تھے تو لعنت کا مستحق ہو گا مگر کافر نہیں ہو گا۔ جس نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کیا تو وہ کافر ہے اور کچھ فقہاء کے نزدیک بدعتی ہے کافر نہیں ہے، لیکن صحیح یہی ہے کہ وہ کافر ہے۔ اسی طرح جس نے عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کیا تو وہ صحیح ترین قول کے مطابق کافر ہے۔ سیدنا عثمان، طلحہ، زبیر، اور عائشہ رضی اللہ عنہم کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔"(48)

اسلامی ممالک میں توہین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قوانین

عہد حاضر میں مختلف اسلامی ممالک میں توہین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں بڑے سخت قوانین موجود ہیں، آیئے درج ذیل جدول کے ذریعے جانتے ہیں کہ کس اسلامی ملک میں توہین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کیا سزا نافذ ہے۔

اسلامی ممالک میں توہین الٰہی، توہین انبیاء، امہات المومنین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کی سزا		
ملک	قانون کی دفعہ	سزا
سعودی عرب	15، 17 اور 23	5 سال قید اور 3 ملین ریال جرمانہ

کویت	111، توہین صحابہ بل	▪ 10 سال قید بامشقت، 1 لاکھ دینار جرمانہ، سہولت کار کو 5 لاکھ دینار جرمانہ (45 کروڑ 45 لاکھ روپے) ▪ دوبارہ جرم کیا تو 15 سال قید بامشقت 2.5 لاکھ دینار جرمانہ۔ اور تیسری بار یہی جرم کرے تو سزائے موت۔ ▪ اور سہولت کار دوبارہ یہ جرم کے تو 15 سال قید بامشقت اور 10 لاکھ جرمانہ (90 کروڑ 90 لاکھ روپے)
ملائشیا	فتوی کمیٹی کا فتوی	شیعہ کو کافر قرار دے کر متعدد پابندیاں لگائی گئیں
مصر	303،306،307	3 سال قید، 1 لاکھ جنی جرمانہ
عراق	111(372/5)	3 سال قید یا 300 دینار عراقی سزا
سوڈان	قرارداد جنوری، 2015	5 سال سزا، دوبارہ یہی جرم کرنے پر سزائے موت
الجزائر	144	3/5 سال قید، 50 ہزار سے 1 لاکھ دینار جرمانہ
ایران		خامنئی کا حرمت کا فتویٰ
قطر	256	7 سال قید

پاکستان میں توہین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قوانین

پاکستان لا الہ الا اللہ کے دل آویز نعرے سے معرض وجود میں آنے والی اسلامی ریاست ہے۔ اسلام اس کا مذہب ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کے قوانین قرآن وسنت کے مطابق بنائے جائیں گے۔ لہذا جب دستور پاکستان تشکیل دیا گیا تو اس میں اسلامی تعلیمات کا خاطر خواہ خیال رکھا گیا۔ سن 1973ء اور سن 1974ء میں بننے والے دساتیر پاکستان میں جن بنیادی اسلامی دفعات کو شامل کیا گیا وہ یہ تھیں:

- ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہو گا۔
- سرکاری مذہب اسلام ہو گا۔
- پارلیمنٹ قرآن وسنت کی پابند ہو گی۔
- قرآن وسنت کے منافی قانون سازی نہیں کی جاسکے گی اور
- قادیانیوں کا شمار غیر مسلم اقلیتوں میں ہو گا۔[49]

پاکستانی آئین میں درج ذیل دفعات شامل ہیں جو توہین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مجرموں کو سزا دیتی ہیں۔

دفعہ 295۔اے: دانستہ اور معاندانہ افعال جن کا منشا کسی فرقے کے مذہبی احساسات کی، اس کے مذہب یا مذہبی عقائد کی توہین کر کے بے حرمتی کرنا ہو۔

جو کوئی دانستہ اور معاندانہ نیت سے پاکستان کے شہریوں کے کسی فرقہ کے مذہبی احساسات کی تذلیل کی غرض سے بذریعہ الفاظ، خواہ تقریری ہوں یا تحریری، یا اشاروں سے اس فرقہ کے مذہب یا مذہبی عقائد کی توہین کرے یا توہین کا اقدام کرے ، اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد 10 سال تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

دفعہ 298: مذہبی احساسات کو مجروح کرنے کی دانستہ نیت سے الفاظ وغیرہ بولنا۔

جو کوئی دانستہ نیت سے کسی شخص کے مذہبی احساسات کو مجروح کرنے کے لیے کوئی بات کہے یا کوئی آواز نکالے جس کو وہ شخص سن سکے یا اس شخص کے پیش نظر کوئی حرکت کرے یا کوئی شے اس کے پیش نظر رکھے، اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

دفعہ 298۔اے: معزز اشخاص کی نسبت توہین آمیز رائے زنی کرنا

جو کوئی پیغمبر پاک ﷺ کی کسی بیوی (ام المؤمنین) یا ان کے ارکان کنبہ یا راست باز خلیفوں (خلفائے راشدین) میں سے کسی کی یا پیغمبر پاک ﷺ کے ساتھیوں (صحابہ) کیے الفاظ سے، چاہے زبانی ہو ں یا تحریری یا ظاہری اشاروں یا اتہام، طعن زنی یا در پردہ تعریض سے، بلاواسطہ یا بالواسطہ بے حرمتی کے اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی معیاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

اینٹی ٹیررازم ایکٹ 1997

1997 میں پاس ہونے والے بل "اینٹی ٹیررازم ایکٹ" کے تحت اگر کوئی شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کرتا ہے تو اس پر انسداد دہشت گردی ایکٹ کی دفعہ (1)6 کا اطلاق ہوتا ہے جس پر دفعہ 7ATA لگتی ہے جس کی سزا 5 سال ہے۔[50]

سوشل میڈیائی جرائم سے تحفظ کا بل

18 اگست 2016 کو شائع ہونے والے اس بل کی رو سے اگر کوئی شخص سوشل میڈیا پر توہین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کرتا ہے تو Prevention of Act Crime 2016 کی دفعہ 10-A کا اطلاق ہوتا ہے جس کی سزا 7 سال ہے۔[51]

1993 کا ناموس صحابہ واہل بیت ترمیمی بل

جولائی 1993 میں رکن قومی اسمبلی جناب اعظم طارق نے ناموس صحابہ بل میں ترمیم کا بل پیش کیا۔ جس میں یہ تجویز دی

گئی تھی کہ توہین صحابہ پر سزائے موت دی جائے، کیونکہ یہ جرم سرعام ہونے لگا تھا اور 3 سال کی سابقہ سزا اس جرم کو روکنے کے لیے ناکافی تھی۔ یہ بل اسپیکر قومی اسمبلی جناب گوہر ایوب خان نے ابتدائی رائے شماری کے بعد قائمہ کمیٹی کو مزید غور و فکر کے لیے بھیج دیا، مگر اس بل کے پاس ہونے سے پہلے ہی اسمبلی توڑ دی گئی۔

اس بل کے مندرجات یہ تھے:

"مجموعہ تعزیرات پاکستان اور مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898ء میں مزید ترمیم کرنے کا بل، چونکہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعد ازیں ظاہر ہونے والی اغراض کے لئے مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر 45 بابت 1860) اور مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر 45 بابت 1898ء) میں مزید ترمیم کی جائے۔ لہٰذا حسبِ ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

1 - مختصر عنوان اور آغاز نفاذ: ایکٹ قانون فوجداری (ترمیمی ایکٹ 1992ء کے ناموسِ صحابہ رضی اللہ عنہم و اہل بیت رضی اللہ عنہم کے نام سے موسوم ہو گا)۔

2 - ایکٹ نمبر 45 بابت 1860ء میں دفعہ 298 الف کی ترمیم: مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر 45 بابت 1860ء) میں، دفعہ 298 الف میں، الفاظ دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی ایسی سزائے قید دی جائے گی جس کی میعاد تین سال تک ہو سکتی ہے یا سزائے جرمانہ دی جائے گی یا ہر دو سزائیں دی جائیں گی۔ الفاظ "موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی۔" بدل دیئے جائیں گے۔

3 - ایکٹ نمبر 5 بابت 1898ء (ایکٹ نمبر 5 بابت 1898ء) جدول 2 میں دفعہ 298 الف سے متعلقہ اندراج ہیں، کا نمبر 5، 7 اور 8 میں موجود الفاظ کی بجائے علی الترتیب الفاظ "نا قابل ضمانت" موت یا عمر قید اور کورٹ آف سیشن بدل دیئے جائیں گے۔"[52]

پنجاب تحفظ بنیاد اسلام ایکٹ 2020

22 جولائی، 2020ء کو پنجاب اسمبلی میں "تحفظ بنیادِ اسلام بل" منظور ہوا۔ یہ قرار داد صوبائی وزیر جناب حافظ عمار یاسر نے پیش کی، جسے اپوزیشن اور حکومتی ارکانِ اسمبلی نے متفقہ طور پر منظور کر لیا۔ اس سے قبل بھی پنجاب اسمبلی میں تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، تحفظِ ناموسِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ لفظ "خاتم النبیین" لازمی لکھنے کے عنوان سے متعدد بل منظور ہو چکے ہیں۔ نیز مقدس شخصیات، قرآنِ کریم، انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں گستاخانہ مواد کی روک تھام کے لیے بھی قرار دادیں منظور ہو چکی ہیں۔

بل کے اہم نکات

* جہاں بھی پیغمبر اسلام کا ذکر آئے گا وہاں ان کے نام کے ساتھ خاتم النبیین (آخری نبی) اور ﷺ لکھنا لازمی ہو گا۔
* اہل بیت رضی اللہ عنہم کے اور اصحاب رسول کے اسمائے گرامی کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" لکھنا لازمی ہو گا۔
* پیغمبرِ اسلام، اہل بیت، خلفائے راشدین اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں توہین آمیز کلمات قابل گرفت ہوں گے۔
* انبیا، فرشتوں، قرآن مجید سمیت تمام الہامی کتب، زبور، تورات، انجیل اور دینِ اسلام کے بارے میں متنازع اور توہین آمیز الفاظ پر بھی قانون حرکت میں آئے گا۔
* توہینِ مذہب سے متعلق کسی بھی قسم کی خلاف ورزی پر پانچ سال قید اور پانچ لاکھ روپے جرمانے کے علاوہ تعزیراتِ پاکستان کی مروجہ دفعات کے تحت بھی کارروائی عمل میں لائی جاسکے گی۔
* مذاہب خصوصاً دین اسلام کے بارے میں نفرت انگیز مواد کی اشاعت کی روک تھام ہو گی۔
* ایسی کتب یا کوئی مواد جس میں پیغمبر اسلام، صحابہ، خلفائے راشدین، اہل بیت رضی اللہ عنہم اور دیگر مقدس شخصیات کی توہین کا پہلو ہو اس کی اشاعت یا تقسیم پر پابندی ہو گی۔[53]

تحفظ ناموس صحابہ واہل بیت وامہات المؤمنین رضی اللہ عنہم بل 2023

جنوری 2023 میں جماعت اسلامی کے راہنما جناب مولانا عبد الاکبر چترالی نے قومی اسمبلی میں فوجداری قوانین ترمیمی بل 2020 پیش کرنے کی اجازت طلب کی۔ اجازت ملنے پر بل پیش کیا اور وزیر قانون کی طرف سے کوئی بھی مخالفت نہ ہونے پر بل ایوان میں پیش کیا گیا اور بالآخر بھاری اکثریت سے منظور بھی کر لیا گیا۔ یہ بل اگست 2023 کو سینٹ سے پاس ہو گیا۔ سینیٹر حافظ عبد الکریم اور ماہر قانون جناب مشتاق احمد نے یہ بل پیش کیا۔ سینٹ سے پاس ہونے کے بعد یہ بل صدر عارف علوی صاحب کے سائن ہونے کے لیے ان کے پاس چلا گیا۔

ترمیمی بل 2023 کے مقاصد

مولانا نے ترمیمی بل کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

> "صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین پر اس وقت تین سال قید کی سزا ہے جبکہ کسی عام شہری کی توہین پر 5 سال قید کی سزا مقرر ہے۔ لہٰذا اس بل کی بدولت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کی سزا میں اضافہ ہو سکے گا۔ اس بل کے مطابق توہین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مجرم کو کم از کم 10 سال سزا اور 10 لاکھ روپے جرمانہ ہو گا۔"[54]

خلاصہ بحث

تاریخی جائزے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دنیا بھر میں اپنے ہیروز اور مقدس شخصیات کی توہین کے خلاف قوانین موجود ہیں، جو ان کی عزت و وقار کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسلامی ممالک میں صحابہ کرام کی توہین کے حوالے سے سخت قوانین موجود ہیں جو ان کی خدمات اور قربانیوں کی قدر دانی کا اظہار ہیں۔ غیر مسلم ممالک میں بھی اہم شخصیات کی عزت کی حفاظت کے لیے قوانین موجود ہیں، جو عالمی سطح پر احترام کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان قوانین کی پیروی اور عمل درآمد سے معاشرے میں امن و امان قائم رہتا ہے اور لوگوں کی عزت و وقار کی حفاظت ہوتی ہے۔ صحابہ کرام کی عزت کو برقرار رکھنا اور ان کی توہین سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے، تاکہ ان کی قربانیوں کا حق ادا کیا جا سکے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1]) دیکھیے: اخبار البحرین، البحرین تشدد عقوبۃ إہانۃ الملک، 5 فروری: 2014، https://www.aljazeera.net/news/2014/2/5/%D8%A7%D9%84%D8%A8%D8%AD%D8%B1%D9%8A%D9%86-%D8%AA%D8%B4%D8%AF%D8%AF-%D8%B9%D9%82%D9%88%D8%A8%D8%A9-%D8%A5%D9%87%D8%A7%D9%86%D8%A9-%D8%A7%D9%84%D9%85%D9%84%D9%83

[2]) دیکھیے: بنت جبیل، عقوبات غیر مسبوقۃ فی السعودیۃ جزاء الاساءۃ للملک وولی عہدہ، 2 اکتوبر، 2017 https://archive.bintjbeil.org/article/138701?fbclid=IwY2xjawEwbExleHRuA2FlbQIxMQABHVoEM8Zse9qBk9Fcf0AiVDe3rBldYRXHs52iiNX8rjwBnn2j2Z_Z6-utHg_aem_yECprIldJSKS0t64ORRwpg

[3]) دیکھیے: ویکیپیڈیا الموسوعۃ الحرۃ، العیب فی الذات الملکیہ، https://ar.wikipedia.org/wiki/%D8%A7%D9%84%D8%B9%D9%8A%D8%A8_%D9%81%D9%8A_%D8%A7%D9%84%D8%B0%D8%A7%D8%AA_%D8%A7%D9%84%D9%85%D9%84%D9%83%D9%8A%D8%A9

[4]) دیکھیے: بی بی سی،

The dos and don'ts for meeting the Queen ،https://www.bbc.com/news/uk-40668579، 20 جولائی 2017، اور THE ETIQUETTE SCHOOL OF NER YORK ،ROYL PROTOCOL BRIEFING،https://etiquette-ny.com/royal-protocol-briefing/

[5]) دیکھیے:

Metri west Daily news ،How to greet the pope ، https://www.metrowestdailynews.com/story/opinion/columns/2015/09/24/how-to-greet-pope/33451505007/

[6]) الفتح 48:29

[7]) الاصابة فی تمییز الصحابة ، حافظ ابن حجر العسقلانی ، احمد بن حجر ، ت: الشیخ عادل احمد عبدالموجود و الشیخ علی محمد معوض، بیروت، دار الکتب العلمیة ، ط: 1995، 158/1

[8]) سورة الحشر10/59

[9]) صحیح مسلم ، التفسیر ، باب حدثنا محمد بن رافع ، حدیث:3022

[10]) صحیح البخاری، فضائل الصحابة ، باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا خلیلا ، حدیث:3673

[11]) سورة التوبه:2220/9

[12]) صحیح مسلم ، فضائل الصحابة رضی الله عنهم ، باب تحریم سب الصحابة رضي الله عنهم ، حدیث:2540

[13]) الکفایة ، ص: 97

[14]) سورةالاحزاب:57/33

[15]) جامع الترمذی، المناقب، باب، رقم الحدیث:3862

[16]) معجم الطبرانی ، حدیث:12541

[17]) شرح الطحاویه ،ص:467

[18]) سنن ابوداود، الحدود، باب فی حد القذف، رقم الحدیث:4476

[19]) صحیح مسلم ، کتاب التوبه، باب فی حدیث الافک وقبول توبة القاذف، رقم الحدیث:2770

[20]) تفسیر القرطبی: 202201/12

[21]) مسند أبي یعلی ، أبو یعلی أحمد بن علي بن المثنی بن یحیی بن عیسی بن هلال التمیمی،ت: حسین سلیم أسد، دار المأمون للتراث ، دمشق،ط: 1984، رقم الحدیث: 828180

[22]) شرح اصول اعتقاد اهل السنه والجماعة من الکتاب والسنة واجماع الصحابة، امام حافظ ابوالقاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبری اللالکائی ، ت: دکتور احمد بن سعد بن حمدان الغامدی،ط: 1422ھ، مؤسسة الحرمین الخیریه،مکه مکرمه،ص: 1265

[23]) البدایة والنهایة: 148/8

[24]) البدایة والنهایة: 148/8

[25]) السنة : 435/2

[26]) سیر اعلام النبلاء:28/10

[27]) مناقب الشافعی، ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی، ت: السید احمد صقر، مکتبہ دار التراث، قاہرہ، ط: 1970، 441/1

[28]) تاریخ بغداد: 308/4

[29]) المحلی: 64/5

[30]) المحلی: 86/5

[31]) شرح اصول اعتقاد اہل السنہ والجماعۃ ص: 1262

[32]) دیکھیے صحیح مسلم، الفضائل، باب من فضائل علی بن ابی طالب، رقم الحدیث: 2408

[33]) منہاج السنۃ النبویہ: 4/359

[34]) تاریخ بغداد، احمد بن علی ابو بکر الخطیب البغدادی، دار الکتب العلمیہ، بیروت: 10/175

[35]) التبصیر فی الدین وتمییز الفرقہ الناجیہ عن الفرق الہالکین، عالم الکتب، بیروت، ص: 35

[36]) البدایہ والنہایہ: 14/346

[37]) البدایہ والنہایہ: 14/375

[38]) مجموع فتاوی: 4/21

[39]) دیکھیے: المنتظم: 9/48

[40]) الشفا بتعریف حقوق المصطفی: 2/310

[41]) تاریخ الخلفاء: 1/12

[42]) تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، ت: دکتور عمر عبد السلام تدمری، دار الکتب العربی، بیروت، ط: 1407، 28/283

[43]) النجوم الزاہرہ فی ملوک مصر والقاہرۃ، جمال الدین ابو المحاسن یوسف بن تغری بردی اتابکی، دار الکتب المصریہ، القاہرہ، 176/4

[44]) مائۃ من عظماء امۃ الاسلام غیروا مجری التاریخ، جہاد الترباني، دار التقوی للطبع والنشر والتوزیع، القاہرۃ، ط: 1431ھ، ص: 212 و تذکرہ صفوی و ازبک حکمران، سیادت فریدی، 17 اکتوبر، 2020،

https://web.facebook.com/permalink.php/?story_fbid=909691212892679&id=382637655598040&_rdc=1&_rdr

[45]) سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل والتوالی، عبد الملک بن حسین بن عبد الملک العصامی المکی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ط: 1419ھ، 72/4

[46]) خمس رسائل في الفرق والمذاهب، شیخ الاسلام ابن کمال پاشا، شمس الدین احمد بن سلیمان بن کمال پاشا، ت: ڈاکٹر سید باخجوان، دار السلام، ص: 201195

[47]) مکتوبات، ت: مولانا سعید احمد صاحب، مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی، 71/1، مکتوب نمبر: 54

[48] فتاوی عالمگیری، کتاب السیر، الباب التاسع في أحكام المرتدين، مطبعه الكبرى الاميريه ببولاق، مصر، ط: 1310، 264/2

(1) آئین پاکستان، جامعہ کراچی، دار التحقیق، ص:25

The Anti-Terrorism Act ,1997, page: 6-8
The Prevention of ElEctronic crime Act ,2016, page: 7

فاران، سید ابن حسن بخاری،18-8-2023،

https://www.islamtimes.org/ur/article/1076470/%D8%AA%D9%88%DB%81%DB%8C%D9%86-%D8%B5%D8%AD%D8%A7%D8%A8%DB%81-%D8%A7%DB%81%D9%84-%D8%A8%DB%8C%D8%AA-%DA%A9%D8%A7-%D9%82%D8%A7%D9%86%D9%88%D9%86-%D8%AA%D8%A7%D8%B1%DB%8C%D8%AE%DB%8C-%D9%BE%D8%B3-%D9%85%D9%86%D8%B8%D8%B1-%D8%A7%D9%88%D8%B1-%D8%AA%D8%AD%D9%81%D8%B8%D8%A7%D8%AA-3

ڈان نیوز، عبداللہ مہمند، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین پر سزاؤں میں اضافے کا بل قومی اسمبلی سے منظور، 17

https://www.dawnnews.tv/news/1195583 جنوری، 2023،